سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

1- تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
2- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا تعارف

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے نویں سورت ہے، اس میں ایک سو انتیس (129) آیات اور سولہ (16) رکوع ہیں۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ مدنی سورت ہے جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی۔ اس میں منافقین کی حرکات پر تنبیہ، غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں پر زجر و توبیخ، اور اُن صادق الایمان لوگوں پر ملامت کے ساتھ معافی کا اعلان ہے جو اپنے ایمان میں سچے تو تھے مگر جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے سے باز رہے تھے۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں غزوۂ تبوک کے حالات و واقعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

وجہ تسمیہ

مفسرین نے اس سورت کے مختلف نام ذکر کیے ہیں لیکن زیادہ مشہور دو نام ہیں: 1- سورۃ التوبۃ 2- سورۃ البراءۃ

اس سورت کو سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک کی مہم میں شریک نہ ہو سکے اور بعد میں انھوں نے اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے سچی توبہ کی۔

سورۃ البراءۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ برأت کے معنیٰ کسی سے بری، بے زار، قطع تعلق اور دست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ مشرکین سے بری اور قطع تعلق ہیں۔

سورۃ التوبہ میں واحد سورت ہے جس کی ابتدا میں مسلمانوں کو منافقین سے نجات دینے کی بھی بات کی گئی ہے، کیوں کہ اس سورت میں منافقین کی سزا کے متعلق آیت نازل ہوئی، جس کے نتیجہ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کئی منافقین کو نام لے کر مسجدِ نبوی سے نکال دیا اور عذابِ قبر سے پہلے ہی ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔

بِسْمِ اللہ نہ لکھنے کی وجہ

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی جاتی۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے

تو اس کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھوائی تھی اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہیں لکھی اور بعد کے لوگ بھی اسی کی پیروی کرتے رہے۔ بسم اللہ نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سورت کا نزول امان کا حکم اٹھا لینے کے لیے ہوا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ امان کی تفہیم ہے۔

سوال 2: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی روشنی میں غزوۂ تبوک پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پس منظر

فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد اسلام بڑی تیزی کے ساتھ پورے جزیرہ عرب میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسلام دشمن قوتوں نے واضح طور پر اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کیا۔ عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے روم کے بادشاہ ہرقل سے مدد مانگی۔

غزوۂ موتہ میں تین ہزار کے اسلامی لشکر نے دو لاکھ عیسائی فوج کو شکست فاش دی۔ ہرقل قیصرِ روم نے اسلام کی اُبھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرر کیا۔ ہرقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے روم سے روانہ کیا جس میں اردگرد کے مسیحی قبائل بھی موجود تھے۔ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خبر ملی کہ شام کے عیسائی حاکم نے رومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں۔ وہ مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش

مسلمانوں کے لیے یہ وقت سخت آزمائش کا تھا۔ گزشتہ سال فصل کم ہوئی تھی اور قحط نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ اب جب جہاد کا حکم ہوا تو فصل بالکل تیار اور پکی ہوئی تھی۔ موسم انتہائی گرم تھا۔ مسافت کی دوری اور راستے کی دشواری بھی پریشان کن تھی۔ سواریوں اور سامان کی بھی شدید کمی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے قرآن مجید میں غزوۂ تبوک کو "جیش العسرۃ" یعنی ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا۔

ان مشکل حالات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اعلانِ جہاد فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ملکِ شام جا کر قیصر روم کی افواج سے مقابلہ کرنا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اگر یہ اقدام نہ فرماتے تو اسے اسلام اور مسلمانوں کی کمزوری سمجھا جاتا۔ منافقین نے مسلمانوں کو بددل کرنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ اپنے مذموم ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دیگر غزوات کے برعکس غزوۂ تبوک کے لیے عام اعلان فرمایا۔ پہلے اسلام کے زیر اثر علاقوں میں قاصد بھجوائے تاکہ مسلمان پوری طاقت کے ساتھ نکلیں۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے یہ فرمان پہنچایا کہ جہاں تک ہو سکے مال و اسباب کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوں۔ انتہائی گرم موسم اور سختیوں کے باوجود مسلمانوں پر شوقِ جہاد اور جذبہ شہادت غالب رہا۔

منافقین کا واضح کردار

اس موقع پر منافقین اپنے رویے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ ان کی سازشیں اور منافقانہ حرکتیں بے نقاب ہو گئیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایثار

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے لشکر کی تیاری کے لیے مسلمانوں کو دل کھول کر عطیات دینے کی ترغیب دی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مالی قربانی دی۔ یہ وہی غزوہ ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے کر آئے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ایک سو اوقیہ سونا لے کر آئے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا

فرمان سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے اور ایک ہزار دینار لا کر حضور نبی خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے۔ اہلِ ایمان نے اپنی طاقت سے بڑھ کر ایثار کا مظاہرہ کیا اور پکی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

اسلامی لشکر کی روانگی

ماہِ رجب المرجب نو ہجری میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اکتیس ہزار مجاہدین کے ساتھ ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں دس ہزار سوار بھی تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اُونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکل کے ساتھ طے کیا۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ رُومی فوج اِدھر اُدھر بکھر گئی ہے اور اس نے مسلمانوں سے لڑائی مول لینے کا خیال دل سے نکال دیا ہے۔

مسلمانوں کی فوج بیس دن تک مقامِ تبوک میں ٹھہری رہی لیکن کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ پھر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے مجاہدین کو واپس مدینہ منورہ روانگی کا حکم دے دیا۔

غزوۂ تبوک کے نتائج

غزوۂ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اسلامی دعوت کو بہت قوت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر رُوم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دینے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے زیرِ سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔

مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ رُوم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اردگرد کے سرحدی علاقوں کے ساتھ ساتھ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی قوت کی دھاک بیٹھ گئی۔

> **کیا آپ جانتے ہیں!**
>
> نبی مکرم خاتم النبیین ﷺ کی کسی بھی حوالے سے توہین کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی آیت 61 میں ارشادِ ربانی ہے:
>
> وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
>
> ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کو اذیت پہنچاتے ہیں، اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ: بنیادی مضامین اور اہم نِکات

سوال 3: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: مرکزی مضمون

سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون ''مشرکین سے اعلانِ برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی'' ہے۔

بنیادی مضامین

1- **مشرکین سے بے زاری کا اعلان**

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے مشرکوں سے بے زاری اور آئندہ انھیں بیت اللہ کے قریب

نہ آنے دینے کا اعلان ہے۔

2- **مشرکین سے معاہدے کی مشروط پاسداری**

مومنوں کو حکم دیا گیا کہ تم مشرکین سے جو معاہدے کر چکے ہو ان کو اسی صورت میں پورا کرنا ہے اگر مشرکین بھی پورا کریں اور اگر وہ معاہدہ توڑتے ہیں تو کوئی رعایت نہ برتی جائے اسی طرح جب معاہدے کی مدت پوری ہو جائے اس کے بعد بھی کوئی رعایت نہ برتی جائے۔

3- **مسجد کی تعمیر کے لیے ایمان کی شرط**

مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے ایمانِ کامل کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

4- **مہاجرین اور مجاہدین کی فضیلت**

رکوع نمبر 3 میں ان مومنوں کو جنت کی بشارت اور اللہ کی رضا کا اعلان سنایا گیا جنھوں نے ہجرت کی اور جہاد کی راہ میں اپنا مال اور جان پیش کی۔

6- **غزوۂ حنین کا تذکرہ**

آیت نمبر 27 میں مومنوں کو یاد دلایا گیا کہ جب غزوۂ حنین میں تم نے اپنی کثرت پر ناز کیا تو تمھاری کثرت تمھارے کام نہ آسکی۔

7- **یہود و نصاریٰ کے شرکیہ عقائد**

رکوع نمبر 5 میں یہود و نصاریٰ کا پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے کا بیان ہے۔

8- **مال و زر جمع کرنے پر وعید**

آیت نمبر 34، 35 میں مال و زر کو جمع کرنے والوں کی مذمت کی گئی اور انھیں قیامت کے روز سخت عذاب کی وعید سنائی گئی۔

9- **مشرکین کا حرمت والے مہینوں میں ردّ و بدل**

مشرکین کی طرف سے حرمت والے مہینوں میں اپنی مرضی سے ردّ و بدل کرنے کو کفر قرار دیا گیا ہے۔

10- **قتال فی سبیل اللہ کی ترغیب**

اہلِ ایمان کو قتال فی سبیل اللہ کے لیے اُبھارا گیا ہے اور منافقین کی سرزنش کی گئی ہے۔

11- **یارِ غار کا تذکرہ**

دورانِ ہجرت غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت کا تذکرہ ہے۔

12- **منافقین کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کا تذکرہ**

منافقین کی مذمت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سازشیں اور منافقانہ حرکتیں بھی بے نقاب کی گئی ہیں۔

13- **دنیا سے بے رغبتی کی ترغیب**

رکوع نمبر 7 میں مومنوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ دنیا کو حسرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ اللہ کی عطا پر راضی ہو جائیں۔ اگر وہ راضی ہو جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول انھیں کافی ہوگا۔

14- **مصارفِ زکوٰۃ کا بیان**

آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے درج ذیل آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں:

1- فقراء 2- مساکین 3- عاملین (زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین) 4- تالیفِ قلب
5- رقاب 6- غارمین (قرض دار) 7- فی سبیل اللہ 8- ابن السبیل (مسافر)

15- منافقین کے لیے استغفار کی ممانعت

رکوع نمبر 10، 11 میں آپ خاتم النبیین ﷺ اور مومنین کو ہدایت کی گئی کہ وہ منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کریں اور نہ ہی ان کے لیے دعائے مغفرت کریں اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

16- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت

آخر میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت کا ذکر ہے جنھوں نے غزوۂ تبوک میں جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن کسی وجہ سے جا نہ سکے تو اللہ نے ان کے لیے معافی کا اعلان کر دیا۔

17- صفاتِ محمدیہ (خاتم النبیین ﷺ) کا بیان

جہاد اور علم کی فضیلت کے بیان کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی صفاتِ عالیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال 4: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- دشمنوں میں بھی اگر کچھ لوگ عہد پر قائم ہوں تو ان کا لحاظ کرنا چاہیے، ان کے ساتھ عہد شکنی کرنے والوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :4تا7)

2- حالتِ کفر سے اسلام میں آ جانے والے مسلمانوں کے بھائی بن جاتے ہیں، وہ حقوق میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ برابر کا حق رکھتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :11)

3- سچے اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کا ہی خوف رکھتے ہیں، وہ اہلِ باطل اور مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے بے خوف کر دیتا ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :13)

4- مومنو! تم دشمنانِ اسلام سے جنگ کرو اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں انھیں عذاب دے گا، انھیں ذلیل و رسوا کرے گا اور تمھاری مدد کرے گا۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :14)

5- اللہ تعالیٰ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور اہلِ ایمان کے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :16)

6- مسجدوں کو آباد کرنا اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں کے حصے میں ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :18)

7- حاجیوں کو پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :19)

8- مومنو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :23)

9- مفلسی سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے فضل سے دولت مند کرے گا۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :28)

10- اللہ نے دین اسلام کو غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے اس لیے غلبہ دین کے لیے کوشاں رہو اور اس سلسلے میں مشرکوں کی پروا نہ کرو۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :33)

11- کثرت سے مال جمع نہ کرو قیامت کے دن (حرام ذرائع سے حاصل کردہ) مال سونا، چاندی تپا کر اس سے پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :35)

12- آخرت کے بدلے اس فانی زندگی کو ترجیح نہ دو آخرت کے مقابلے میں اس دنیا کی زندگی تو نہایت ہی حقیر ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :38)

13- اہلِ ایمان کا کامل بھروسا اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :51)

14- وہ لوگ جو دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب کی وعید ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :61)

15- اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ بندہ مال کے حصول اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :76،75)

16- اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی نگہبانی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو جب کوئی تکلیف پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :79)

17- منافق جہاد اور نیکی کے کاموں میں پیچھے رہنا پسند کرتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ :88،87)

کیا آپ جانتے ہیں؟

رسولِ پاک خاتم النبیین ﷺ کی دعا بھی شفاعت ہے۔ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کی آیت 103 میں ارشادِ ربانی ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ: اور اُن کے حق میں دعائیں فرمائیں، بے شک آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی دعا اُن کے لیے (باعثِ) تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

(۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳)

سورۂ توبہ مدنی ہے (آیات: ۱۲۹ / رکوع: ۱۶)

نوٹ: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیات مبارکہ ۲۴، ۳۸ تا ۴۱، ۶۰، ۷۱، ۷۲، ۱۰۰، ۱۱۹، ۱۲۸ اور ۱۲۹ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

سورۃ التوبہ: آیت ۲۴

قُلْ	اِنْ	كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَاَبْنَآؤُكُمْ	وَاِخْوَانُكُمْ	وَاَزْوَاجُكُمْ	وَعَشِيْرَتُكُمْ	وَاَمْوَالُ
کہہ دیں	اگر	ہوں	تمھارے باپ	اور تمھارے بیٹے	اور تمھارے بھائی	اور تمھاری بیویاں	اور تمھارے کنبے	اور مال

آپ فرما دیجیے (مسلمانو!) اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال

اقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَتِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ	كَسَادَهَا	وَمَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ
جو تم نے کمائے	اور تجارت	تم ڈرتے ہو	اس کا خسارہ	اور گھر	جو تم پسند کرتے ہو	زیادہ پیاری

جو تم نے خود کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنھیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب) تمھیں زیادہ محبوب ہیں

اِلَيْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	وَجِهَادٍ	فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا	حَتّٰى
تمھارے لیے (تمھیں)	اللہ سے	اور اس کا رسول	اور جہاد	اس کی راہ میں	انتظار کرو	یہاں تک کہ

اللہ سے اور اُس کے رسول (ﷺ) سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ

يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	وَاللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ	الْفٰسِقِيْنَ ۝
آجائے	اللہ	اس کا حکم	اور اللہ	ہدایت نہیں دیتا	لوگ	نافرمان

اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورۃ التوبہ: آیات ۳۸ تا ۴۱

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مَا لَكُمْ	اِذَا قِيْلَ	لَكُمُ	انْفِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	تمھیں کیا ہوا	جب کہا جاتا ہے	تمھیں	نکلو	میں	اللہ کی راہ

اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلْتُمْ	اِلَى الْاَرْضِ	اَرَضِيْتُمْ	بِالْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	مِنَ	الْاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ
تم گرے جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم نے پسند کرلیا	زندگی کو	دنیا	سے (مقابلہ)	آخرت	سو نہیں	سامان

(تو) تم بوجھل ہو کر زمین کی طرف جھک جاتے ہو کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پسند کر لی ہے؟

الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	فِي	الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ۝	اِلَّا تَنْفِرُوْا	يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا
زندگی	دنیا	میں	آخرت	مگر	تھوڑا	اگر نہ نکلو گے	تمھیں عذاب دے گا	عذاب

دنیوی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر تم نہیں نکلو گے تو وہ (اللہ) تمھیں درد ناک عذاب دے گا

اَلِيْمًا	وَّ	يَسْتَبْدِلْ	قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَلَا تَضُرُّوْهُ	شَيْـًٔا	وَاللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
درد ناک	اور	بدلہ میں لے آئے گا	اور قوم	تمھارے سوا	اور نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ بھی	اور اللہ	ہر چیز پر

اور تمھاری جگہ (کسی) دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اُس (اللہ) کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح

قَدِيْرٌ ۝	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ نَصَرَهُ	اللّٰهُ	اِذْ اَخْرَجَهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِيَ
قدرت رکھنے والا	اگر تم مدد نہ کرو گے اس کی	تو البتہ اس کی مدد کی ہے	اللہ	جب اس کو نکالا	وہ لوگ	جو کافر ہوئے (کافر)	دوسرا

قادر ہے۔ اگر تم نے ان (رسول ﷺ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو اُن کی مدد کر چکا ہے اُس وقت جب اُنھیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا

اثْنَيْنِ	اِذْ هُمَا	فِي الْغَارِ	اِذْ يَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَنَا
دو میں	جب وہ دونوں	غار میں	جب وہ کہتے تھے	اپنے ساتھی سے	گھبراؤ نہیں	یقیناً	اللہ	ہمارے ساتھ

(وہ) ان دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلَيْهِ	وَاَيَّدَهٗ	بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَجَعَلَ	كَلِمَةَ
تو نازل کی	اللہ	اپنی تسکین	اس پر	اور اس کی مدد کی	ایسے لشکروں سے	جو تم نے نہیں دیکھے	اور کردی	بات

پھر اللہ نے اُن پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جنھیں تم نے نہ دیکھا اور اس نے

الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	السُّفْلٰى	وَكَلِمَةُ اللّٰهِ	هِيَ	الْعُلْيَا	وَاللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ۝
وہ لوگ جو	انھوں نے کفر کیا (کافر)	پست (نیچی)	اور اللہ کا کلمہ	وہ	بالا	اور اللہ	غالب	حکمت والا

کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ ہی سب سے بلند ہے اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

اِنْفِرُوْا	خِفَافًا	وَّثِقَالًا	وَّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِكُمْ	وَاَنْفُسِكُمْ
تم نکلو	ہلکا۔ ہلکے	اور بھاری	اور جہاد کرو	اپنے مالوں سے	اور اپنی جانوں

(اللہ کی راہ میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ۝
میں	اللہ کی راہ	یہ تمھارے لیے	بہتر	تمھارے لیے	اگر تم ہو	جانتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

سورۃ التوبہ: آیت ٦٠

اِنَّمَا	الصَّدَقٰتُ	لِلْفُقَرَآءِ	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَالْعٰمِلِيْنَ	عَلَيْهَا	وَالْمُؤَلَّفَةِ
صرف	زکوۃ	مفلس (جمع)	مسکین (جمع) محتاج	اور کام کرنے والے	اس پر	اور الفت دی جائے

بے شک زکوۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیف

قُلُوْبُهُمْ	وَفِي	الرِّقَابِ	وَالْغٰرِمِيْنَ	وَفِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
ان کے دل	اور میں	گردنوں (کے چھڑانے)	تاوان بھرنے والے، قرض دار	اور میں	اللہ کی راہ

قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں

وَابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝
اور مسافر	فریضہ (ٹھہرایا ہوا)	اللہ سے	اور اللہ	علم والا	حکمت والا

اور مسافروں کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

سورۃ التوبہ: آیات ٧١، ٧٢

وَالْمُؤْمِنُوْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ	بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَوْنَ
اور مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں	ان میں سے بعض	دوست (جمع)	بعض	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور روکتے ہیں

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَيُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَيُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	اُولٰٓئِكَ
برائی سے	اور وہ قائم کرتے ہیں	نماز	اور ادا کرتے ہیں	زکوۃ	اور اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور اس کا رسول	وہی لوگ

اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں

سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ۝	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَالْمُؤْمِنٰتِ
کہ ان پر رحم کرے گا	اللہ	بے شک اللہ	غالب	حکمت والا	وعدہ دیا	اللہ	مومن مرد (جمع)	اور مومن عورتیں

کہ عنقریب اللہ اُن پر رحم فرمائے گا بے شک اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَمَسٰكِنَ	طَيِّبَةً	فِيْ
جنتیں	جاری ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہیں گے	ان میں	اور مکانات	پاکیزہ	میں

ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاکیزہ مکانوں کا

جَنّٰتِ عَدْنٍ	وَرِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ ۝
رہنے کے باغات	اور خوشنودی	سے	اللہ	سب سے بڑی	یہ	وہ	کامیابی	بڑی

ہمیشہ رہنے کے باغات میں اور اللہ کی طرف سے رضامندی (جو) سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ التوبہ: آیت ١٠٠

وَالسّٰبِقُوْنَ	الْاَوَّلُوْنَ	مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ	وَالْاَنْصَارِ	وَالَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُمْ	بِاِحْسَانٍ
اور سبقت کرنے والے	سب سے پہلے	مہاجرین سے	اور انصار	اور جن لوگوں	انھوں نے پیروی کی	نیکی کی ساتھ

اور مہاجرین اور انصار میں سے (ایمان لانے میں) جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی (اور اخلاص) کے ساتھ اُن کی پیروی کی

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	وَرَضُوْا عَنْهُ	وَاَعَدَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	تَحْتَهَا
راضی ہوا اللہ ان سے	اور وہ راضی ہوئے اس سے	اور تیار کیا اس نے	ان کے لیے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اُس نے اُن کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٠٠
نہریں	ہمیشہ رہیں گے	ان میں	ہمیشہ	یہ	بڑی کامیابی

نہریں بہتی ہیں (وہ) اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ عظیم کامیابی ہے۔

سورۃ التوبہ: آیت ١١٩

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اتَّقُوا اللّٰهَ	وَكُوْنُوْا	مَعَ	الصّٰدِقِيْنَ ۝١١٩
اے	جو لوگ ایمان لائے (مومن)	ڈرو اللہ سے	اور ہو جاؤ	ساتھ	سچے لوگ

اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سورۃ التوبہ: آیات ١٢٨، ١٢٩

لَقَدْ جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ	اَنْفُسِكُمْ	عَزِيْزٌ	عَلَيْهِ	مَا عَنِتُّمْ
البتہ تمھارے پاس آیا	ایک رسول	سے	تمھاری جانیں (تم)	گراں	اس پر	جو تمھیں تکلیف پہنچے

یقیناً تمھارے پاس تم ہی میں سے ایک (عظمت والے) رسول (خاتم النبیین ﷺ) تشریف لائے ہیں اُن پر تمھارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے

حَرِيْصٌ	عَلَيْكُمْ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ۝١٢٨	فَاِنْ تَوَلَّوْا	فَقُلْ
حریص (بہت خواہش مند)	اس پر	مومنوں پر	شفیق	نہایت مہربان	پھر اگر وہ منہ موڑیں	تو کہہ دیں

تمھارے لیے (بھلائی کے) بہت خواہش مند ہیں مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والے نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے

حَسْبِيَ اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَهُوَ	رَبُّ	الْعَرْشِ	الْعَظِيْمِ ۝١٢٩
مجھے اللہ کافی ہے	نہیں کوئی معبود	اس کے سوا	اس پر	میں نے بھروسا کیا	اور وہ	مالک	عرش	عظیم

میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

نوٹ: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا تعارف، وجہِ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیت نمبر 38،24 تا 41،60،71،72،100،119،128 اور 129 کا بامحاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۂ الفاظِ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِقْتَرَفْتُمُوْهَا	تم نے انھیں کمایا	كَسَادَهَا	اس کا خسارہ
اِنْفِرُوْا	تم اٹھو	اِثَّاقَلْتُمْ	تو بوجھل ہو جاتے ہو
مَتَاعُ	سامان، فائدہ	يَسْتَبْدِلْ	وہ بدل کر لے آئے گا
ثَانِيَ اثْنَيْنِ	دو میں سے دوسرے	لَا تَحْزَنْ	غم نہ کرو
اَيَّدَهٗ	اس کی مدد فرمائی	جُنُوْدٌ	لشکروں
كَلِمَةَ	بات	السُّفْلٰى	پست
الْعُلْيَا	اونچی، بالا	خِفَافًا	ہلکا
ثِقَالًا	بوجھل	اَوْلِيَآءُ	دوست
يَأْمُرُوْنَ	وہ حکم دیتے ہیں	يَنْهَوْنَ	وہ روکتے ہیں
سَيَرْحَمُهُمُ	ان پر ضرور رحم فرمائے گا	مَسٰكِنَ	مکان
السّٰبِقُوْنَ	سبقت کرنے والے	اِتَّبَعُوْهُمْ	ان کی پیروی کی
رَضِيَ	راضی ہوا	اَعَدَّ	اس نے تیار کیے ہیں
اَبَدًا	ہمیشہ	عَزِيْزٌ عَلَيْهِ	ان پر بہت گراں گزرتا ہے
مَا عَنِتُّمْ	تمھارا مشقت میں پڑنا	حَرِيْصٌ	خواہش مند ہیں
فَاِنْ تَوَلَّوْا	پھر اگر وہ منھ موڑ لیں	حَسْبِيَ اللّٰهُ	میرے لیے اللہ ہی کافی ہے

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) 75 (ب) 129 (ج) 200 (د) 286

(ii) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کا دوسرا نام ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ (ب) سُوْرَةُ الْاِسْرَاءِ (ج) سُوْرَةُ الْغُفُوْدِ (د) سُوْرَةُ الْبَرَاءَةِ

(iii) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

(الف) عیسائیوں سے (ب) مشرکین سے (ج) یہودیوں سے (د) منافقین سے

(iv) جس سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ نہیں ہے:

(الف) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ (ب) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ (ج) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ (د) سُوْرَةُ النَّمْلِ

(v) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ نازل ہوئی:

(الف) فتح مکہ کے بعد (ب) صلح حدیبیہ کے بعد (ج) غزوۂ احد کے بعد (د) غزوۂ تبوک کے بعد

(vi) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

(الف) ایرانیوں کا لشکر (ب) یہودیوں کا لشکر (ج) مکہ والوں کا لشکر (د) رومیوں کا لشکر

(vii) مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے شرط ہے:

(الف) ایمان کامل (ب) تاجر ہونا (ج) مال دار ہونا (د) صاحب علم ہونا

(viii) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں تفصیلی ذکر ہے:

(الف) جنگ یرموک کا (ب) فتح مکہ کا (ج) غزوۂ تبوک کا (د) جنگ موتہ کا

(ix) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں ذکر ہے:

(الف) عرفات کا (ب) حدیبیہ کا (ج) غار ثور کا (د) غار حرا کا

(x) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ میں سازشیں بے نقاب کی گئی ہیں:

(الف) منافقین کی (ب) یہودیوں کی (ج) عیسائیوں کی (د) مشرکین کی

جوابات

(i) 129	(ii) سورۃ البراءۃ	(iii) عیسائیوں سے	(iv) سورۃ النمل	(v) غزوۂ تبوک کے بعد
(vi) رومیوں کا لشکر	(vii) ایمان کامل	(viii) غزوۂ تبوک کا	(ix) غار ثور	(x) منافقین کی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کو سورۃ البراءۃ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کو سورۃ البراءۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ براءت کے معنی کسی سے بری، بیزار، قطع تعلق اور دست بردار ہونا ہے۔ اس سورت کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ مشرکین سے بری اور قطع تعلق ہیں۔

(ii) غزوۂ تبوک میں منافقین کا کیا کردار تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر منافقین اپنے رویے کی وجہ سے بالکل نمایاں ہو گئے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی کو اس کے تمام منافق ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال باہر کیا۔

(iii) غزوۂ تبوک کا سبب کیا تھا؟

جواب: عرب کے سرحدی قبائل نے اسلام کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لیے روم کے بادشاہ ہرقل سے مدد مانگی۔ غزوۂ موتہ میں دو لاکھ عیسائی فوج، تین ہزار مسلمانوں کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔ ہرقل قیصر روم نے اسلام کی اس ابھرتی ہوئی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور شام کے عیسائی خاندان کو اس مہم پر مقرر کیا۔ ہرقل نے چالیس ہزار کا ایک لشکر اس مقصد کے لیے روم سے روانہ کیا جس میں اردگرد کے عیسائی قبائل بھی موجود تھے۔ شام کی طرف سے آنے والے ایک تجارتی قافلے کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خبر ملی کہ شام کے عیسائی حاکم نے رومیوں کی مدد سے شام کی سرحد پر فوجیں جمع کر لی ہیں اور وہ مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رومیوں کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا۔

(iv) غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ کس سے تھا؟

جواب: غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ قیصر روم سے تھا۔

(v) غزوۂ تبوک سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

جواب: غزوۂ تبوک کے لیے مسلمانوں کی جنگی مہم جوئی نے اسلامی دعوت کو بہت قوت پہنچائی۔ مسلمانوں کا عزم اور ہمت دیکھ کر کافروں کے حوصلے پست ہو گئے۔ یہ دیکھ کر روم کا بادشاہ ہرقل بہت مرعوب ہوا۔ ایلہ کے رئیس یوحنا نے جزیہ دینا قبول کیا۔ تمام حاکموں نے جزیہ دیے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے زیر سایہ رہنے پر آمادگی ظاہر کی۔ یہ مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔ مسلمانوں کو غزوۂ تبوک کی تیاری سے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ روم اور ایران جیسی حکومتوں کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔ عرب کے اندر اور باہر مسلمانوں کی فوجی ساکھ پر بہترین اثرات مرتب ہوئے۔ اردگرد کے سرحدی علاقوں میں اسلامی لشکر کی دھاک بیٹھ گئی۔

(vi) سُوْرَةُ التَّوْبَة کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَة کا مرکزی مضمون ''مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی'' ہے۔

(vii) سُوْرَةُ التَّوْبَة کے شروع میں تسمیہ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) کیوں نہیں ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَة قرآنِ مجید کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ درج نہیں ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اس کے آغاز میں بِسْمِ الله نہیں لکھوائی تھی اور بعد میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے یہی سلسلہ جاری رہا۔ بِسْمِ الله نہ لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس سورت کا نزول امان کا حکم اٹھا لینے کے لیے ہوا اور بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ امان کی تعلیم ہے۔

(viii) سُوْرَةُ التَّوْبَة میں مسجد کی نگرانی کے لیے کس چیز کو لازمی قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَة میں مسجد کی تعمیر اور نگرانی کے لیے ایمان کامل کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

(ix) سُوْرَةُ التَّوْبَة میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَة میں دورانِ ہجرت غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت کا تذکرہ ہے۔

(x) سُوْرَةُ التَّوْبَة میں کس طرز کو منافقانہ طرزِ عمل قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ التَّوْبَة میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ بندہ مال کے حصول اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب اللہ تعالیٰ اسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَةُ التَّوْبَة کے تعارف اور خصوصیات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) غزوۂ تبوک پر تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَةُ التَّوْبَة کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے 4.3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

يَسْتَبْدِلْ ، وَطِئ ، سَيَرْحَمُهُمْ ، عَزِيْزٌ عَلَيْهِ ، لَا تَحْزَنْ ، أَبَدًا ، السّٰٓئِحُوْنَ ، حَرِيْصٌ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَسْتَبْدِلْ	وہ بدل دے گا	وَطِئ	وہ راضی ہوا
سَيَرْحَمُهُمْ	وہ عنقریب اُن پر رحم کرے گا	عَزِيْزٌ عَلَيْهِ	اُس پر بہت گراں گزرتا ہے
لَا تَحْزَنْ	تو غم نہ کر	أَبَدًا	ہمیشہ
السّٰٓئِحُوْنَ	سبقت کرنے والے	حَرِيْصٌ	بہت خواہش مند ہیں

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

(i) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (۴۱)

ترجمہ: (اللہ کی راہ میں) نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

(ii) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (۶۰)

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیفِ قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

(iii) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (۷۲)

ترجمہ: اللہ نے مومن مردوں سے اور مومن عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاکیزہ مکانوں کا ہمیشہ رہنے کے باغات میں اور اللہ کی طرف سے رضامندی (جو) سب (نعمتوں) سے بڑھ کر ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(iv) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ (۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(v) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڶ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (۱۲۹)

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَةُ التَّوْبَة کی آیت چالیس (40) (اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ) کی روشنی میں غارِ ثور کے واقعہ سے واقفیت حاصل کریں۔

جواب: ترجمہ: اگر تم نے ان (رسول ﷺ) کی مدد نہیں کی تو (کیا ہوا) یقیناً اللہ تو ان کی مدد کر چکا ہے اس وقت جب انھیں کافروں نے (مکہ سے) نکال دیا تھا (وہ) ان دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے فکر نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جنھیں تم نے نہ دیکھا اور اس نے کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ ہی سب سے بلند ہے اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

غارِ ثور کا واقعہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور پوری زندگی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے اور مکہ مکرمہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ مدینہ طیبہ کی زندگی میں بھی آپ رضی اللہ عنہ ہر لمحہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غار ثور میں وقت گزارا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو "رسول اللہ (ﷺ) کا صاحب" قرار دیا۔ اس حوالے سے صحیح مسلم کی ایک اہم حدیث درج ذیل ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا اور کہا: جس وقت ہم غار میں تھے، میں نے اپنے سروں کی جانب (غار کے اوپر) مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف نظر کی تو وہ نیچے ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر (رضی اللہ عنہ)! تمھارا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟ (انھیں کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا)۔

- سُوْرَةُ التَّوْبَة کی آیت ایک سو انیس (119) (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ) کی روشنی میں اچھی صحبت کی اہمیت سے واقفیت حاصل کریں۔

جواب: اچھی صحبت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔" (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 119)

اس آیت مبارکہ میں بتایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ جو ایمان میں سچے ہیں، مخلص ہیں، رسول اکرم ﷺ کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ اس سے مہاجرین مراد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کی نیتیں سچی رہیں، ان کے دل اور اعمال سیدھے رہے اور وہ اخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔

اچھے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور برے دوست کی مثال بھٹی جھونکنے والے کی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تو آپ کو ہدیہ میں کستوری دے گا یا آپ اس سے خرید لو گے یا کم از کم آپ اچھی خوشبو پائیں گے جب کہ بھٹی جھونکنے والا آپ کے کپڑوں کو جلا دے گا یا کم از کم آپ اس سے بدبو پائیں گے۔

- زکوٰۃ ایک اسلامی رُکن ہے جو ہر صاحبِ نصاب پر ادا کرنا فرض ہے۔ کسی اہلِ علم سے معلوم کریں کہ صاحبِ نصاب ہونے سے کیا مراد ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کی کیا شرائط ہیں اور جن کو زکوٰۃ ادا کی جائے ان میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟ نیز یہ بھی معلوم کریں کہ کس کس چیز پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

جواب: صاحبِ نصاب:

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامان تجارت ہو۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہتے ہیں اور ایسے لوگوں کو صاحبِ نصاب کہتے ہیں۔ مختلف اشیا کا نصاب یہ ہے:

7. سونا: ساڑھے سات تولے۔ چاندی: ساڑھے باون تولے۔
8. روپیہ پیسہ اور سامانِ تجارت: سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر۔

زکوٰۃ کسی مال پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔

زکوٰۃ کے چند اصول (مسائل)

- زکوٰۃ صرف مسلمانوں ہی سے لی جاتی ہے۔
- کسی مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت فرض ہوتی ہے جب اسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔
- وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے، مثلاً: ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ، انھیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ البتہ دوسرے عزیز، غیروں کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہیں۔
- عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحقِ زکوٰۃ کے نہ ہونے یا کسی دوسری بستی میں ہنگامی صورت حال مثلاً: سیلاب، زلزلہ اور قحط وغیرہ کے مواقع پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔
- زکوٰۃ دینے والوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ لینے والے کے مستحقِ زکوٰۃ ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔
- ضروری نہیں کہ زکوٰۃ نقد رقم کی صورت میں ہی ادا کی جائے بلکہ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیا بھی خرید کر دی جا سکتی ہیں۔
- مستحقِ زکوٰۃ کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال زکوٰۃ کا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- غزوۂ تبوک کے بارے میں مزید معلومات طلبہ کو فراہم کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَةُ التَّوْبَة کے بنیادی مضامین پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 3

- قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ التَّوْبَة کے تعارف، فضائل، مرکزی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَةُ التَّوْبَة کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

• طلبہ کو سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 24 2- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 38 تا 41 3- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 60

4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 71 تا 72 5- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 100 6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 119

7- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ، آیت 128 تا 129

جواب: عملی کام۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

1- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:
(A) چھٹی سورت (B) ساتویں سورت (C) آٹھویں سورت (D) نویں سورت

2- غزوۂ تبوک کے فوراً بعد نازل ہوئی:
(A) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ (B) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ (C) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ (D) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ

3- سورۃ البراءۃ کہا جاتا ہے:
(A) سورۃ البقرۃ کو (B) سورۃ آل عمرٰن کو (C) سورۃ الانفال کو (D) سورۃ التوبہ کو

4- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں میں سے ہے:
(A) چوتھی بڑی سورت (B) پانچویں بڑی سورت (C) چھٹی بڑی سورت (D) ساتویں بڑی سورت

5- روم کے بادشاہ کا نام تھا:
(A) ہرقل (B) مقوقس (C) پرویز خسرو (D) یزدگرد

6- غزوۂ موتہ میں عیسائیوں کا لشکر تھا:
(A) ایک لاکھ (B) دو لاکھ (C) تین لاکھ (D) چار لاکھ

7- غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کا لشکر تھا:
(A) ایک ہزار (B) دو ہزار (C) تین ہزار (D) چار ہزار

8- ہرقل کا لقب تھا:
(A) کسریٰ (B) نجاشی (C) خسرو (D) قیصر

9- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مشکل گھڑی والا غزوہ قرار دیا ہے:
(A) غزوۂ بدر کو (B) غزوۂ اُحد کو (C) غزوۂ خندق کو (D) غزوۂ تبوک کو

10- غزوۂ تبوک میں ہرقل نے مسلمانوں کے خلاف لشکر اکٹھا کیا:
(A) چالیس ہزار کا (B) پچاس ہزار کا (C) ساٹھ ہزار کا (D) ستر ہزار کا

11- غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا:
(A) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت محمد مسلمہ رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو

12- آپ خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لیے مدینہ میں چھوڑا:
(A) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو

13- غزوۂ تبوک پیش آیا:
(A) 8 ہجری میں (B) 9 ہجری میں (C) 10 ہجری میں (D) 11 ہجری میں

14- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ کے راستے میں دے دیا:
(A) غزوۂ بدر کے موقع پر (B) غزوۂ اُحد کے موقع پر (C) غزوۂ خندق کے موقع پر (D) غزوۂ تبوک کے موقع پر

15- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی:
(A) دس ہزار (B) بیس ہزار (C) تیس ہزار (D) چالیس ہزار

16- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر نے فاصلہ طے کیا:
(A) 300 میل کا (B) 400 میل کا (C) 500 میل کا (D) 600 میل کا

17- مسلمانوں کی فوج مقام تبوک پر ٹھہری رہی:
(A) 10 دن تک (B) 20 دن تک (C) 30 دن تک (D) 40 دن تک

18- ایلہ کے رئیس کا نام تھا:
(A) آگسٹس (B) جولیس (C) گائس (D) یوحنا

19- جس سورت کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی گئی:
(A) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ (B) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ (C) سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ (D) سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ

20- ہجرت کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹھہرے:
(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر (B) حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر
(C) غارِ حرا میں (D) غارِ ثور میں

21- منافق جہاد اور نیکی کے کاموں میں پسند کرتے ہیں:
(A) آگے بڑھنا (B) پیچھے رہنا (C) بڑھ چڑھ کر حصہ لینا (D) خرچ کرنا

22- جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مخلوق سے کر دیتا ہے:
(A) خوف زدہ (B) عظیم (C) بلند (D) بے خوف

جوابات

1- (D)	2- (D)	3- (D)	4- (D)	5- (A)	6- (C)	7- (C)	8- (D)	9- (D)	10- (A)
11- (C)	12- (A)	13- (B)	14- (D)	15- (C)	16- (C)	17- (B)	18- (D)	19- (D)	20- (D)
21- (B)	22- (D)								

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- سورۃ التوبہ کی وجہ تسمیہ لکھیں۔

جواب: اس سورت میں کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی توبہ کی قبولیت کا ذکر کیا گیا ہے اس لیے اسے سورۃ التوبہ کہتے ہیں۔

2- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی سات بڑی سورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ''جس نے قرآن مجید کی پہلی سات سورتوں کے علم کو حاصل کر لیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا''۔

3- غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کو کون کون سی پریشانی تھی؟

جواب: غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کو درج ذیل پریشانیاں تھیں:

1- فصل بالکل تیار تھی۔ 2- موسم بہت گرم تھا۔

3- مسافت دور اور راستہ دشوار تھا۔ 4- سواریوں کی قلت تھی۔

4- غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: غزوۂ تبوک میں منافقین بالکل بے نقاب ہو گئے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو ساتھیوں سمیت لشکر سے نکال دیا۔

5- غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکر کا حال مختصراً لکھیں۔

جواب: ماہ رجب 9 ہجری کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیس ہزار مجاہدین کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان میں دس ہزار سوار تھے۔ سواریوں کی کمی کی وجہ سے ایک اونٹ پر باری باری بہت سے لوگ سوار ہوتے تھے۔ اسلامی لشکر نے پانچ سو میل کا فاصلہ بڑی مشکل سے طے کیا۔

6- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کا مرکزی مضمون مشرکین سے اعلان برأت یعنی لاتعلقی کا اظہار، کفار کا حرم شریف سے نکالا جانا اور منافقین کی رسوائی ہے۔

7- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں کن لوگوں کی توبہ کا ذکر ہے؟

جواب: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک میں شرکت سے رہ گئے تھے سورۃ التوبہ میں ان کی توبہ کا ذکر ہے۔

8- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں عہد پورا کرنے والے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کا حکم ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ میں ہے کہ دشمنوں میں بھی اگر کچھ لوگ عہد پر قائم ہوں تو ان کا لحاظ کرنا چاہیے۔ ان کے ساتھ عہد شکنی کرنے والوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

9- اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ پر کیسا بھروسا ہوتا ہے؟

جواب: اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہتے ہیں۔

10- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک منافقانہ طرز عمل کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ منافقانہ طرز عمل ہے کہ بندہ مال اور رزق کی فراوانی کے لیے تو دعائیں کرے لیکن جب

اللہ تعالیٰ اُسے مال اور خوش حالی عطا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ذمہ داری فراموش کر دے۔

11- حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ کا ترجمہ لکھیں:

جواب: ترجمہ: یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے۔

12- ترجمہ لکھیں: وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

جواب: ترجمہ: اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

13- وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

14- ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

15- ترجمہ تحریر کریں: ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

جواب: ترجمہ: یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

16- رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔

17- وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا ترجمہ تحریر کریں

جواب: ترجمہ: اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

18- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔